نکاح سے متعلق شرعی احکام کی پابندی

(فرمودہ ۱۱- نومبر ۱۹۲۰ء) لہ

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :-

نکاح کے معاملہ میں لوگ کئی وجوہات سے احکام شریعت کو توڑتے ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں یہ معاملہ اس بارے میں نمایاں رہا ہے- اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں نکاح کے معاملہ میں جتنی کمزوری احمدی دکھلاتے ہیں اور اتنی کسی معاملہ میں نہیں دکھلاتے- یعنی جتنی کمزوری احمدی غیر احمدیوں میں لڑکیاں دینے میں دکھاتے ہیں اور کسی امر میں نہیں دکھلاتے لیکن اگر احمدی اور غیر احمدی کے سوال کو جانے دیا جائے پھر بھی اس معاملہ میں ان کی بہت سی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں کہیں ننگ و ناموس کا عذر ہوتا ہے، کہیں قومیت اور ذات کا خیال ہوتا ہے، کہیں دولت مندی اور خوشحالی کو مد نظر رکھا جاتا ہے- غرض کئی ایک باتیں ہیں جو اس معاملہ میں پیش آتی ہیں اور پھر اس میں کمزوری کا موجب بنتی ہیں- دوسرے معاملات کی نسبت اس معاملہ میں کیوں زیادہ لوگ اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو قریباً ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ہر ایک کو پیش آتا ہے دوسرے معاملات ایسے ہیں کہ کسی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور کسی کے ساتھ نہیں- پس ایک وجہ اور بہت بڑی وجہ نکاح کے معاملہ میں احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنے کی یہ ہے کہ یہ معاملہ ہر ایک کو پیش آتا ہے سوائے ایک قلیل حصہ کے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں-

ہندوستان میں یہ مرض بہت زیادہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا تعلق اہل ہنود سے ہے اور اہل ہنود میں بیاہ شادی کے متعلق ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں کہ ان کی وجہ سے شادی تماشہ بن جاتی ہے اور وہ اس قدر پختگی سے ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں کہ بغیر اس احساس کے کہ ان کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں، ان کی ضرورت ہے یا نہیں ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً روانگی کے وقت لڑکی خواہ کتنی ہی خوش ہو رونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

پھر شادی کے موقع کے لئے عجیب و غریب قسم کے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ جب لڑکے والے آئیں تو ایک خاص حد پر ان کو ملنا چاہئے گویا اس قسم کی باتیں خدا کے قانون ہیں اور خدا کے قانون پر بھی کبھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبھی بارش ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ مگر ان رسموں میں کبھی فرق نہیں آتا۔ اور ان پر اتنا زور دیا جاتا ہے کہ نماز چھوڑنی پڑے تو حرج نہیں لیکن ان میں سرمو فرق نہیں آنا چاہئے اور اگر کوئی ایک رسم بھی چھوٹ جائے تو غضب ہو جائے۔ یہاں تک پابندی کی جاتی ہے کہ شریف گھرانے کی عورتیں بھی شادی کی رسومات کی ادائیگی کے وقت فحش کلمات کہنے سے باز نہیں رہتیں گویا ان دنوں وہ فعل ان کے لئے جائز ہو جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں ناجائز ہوتا ہے۔ دوسرے ایام میں اگر اس قسم کے الفاظ کسی کے منہ سے نکلیں تو اسے نہ معلوم کیا کچھ کہیں لیکن شادی کے وقت ان کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے دنوں میں اگر کسی کی نظر چلمن کی طرف بھی پڑ جائے تو اسے اپنی بہت بڑی ہتک اور بے عزتی سمجھتے ہیں لیکن جب دولہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اسے مخول اور ہنسی بھی کرتی ہیں۔

غرض بہت سی اس قسم کی باتیں ہیں کہ شادی کے معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے حالانکہ یہی ایسا معاملہ ہے کہ اس کے متعلق بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ شریعت کی پابندی کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ اس میں اپنا کچھ اختیار نہیں ہوتا ایک غیر مرد کو غیر عورت کے ساتھ ملا کر کہہ دیا جاتا ہے کہ اولاد پیدا کرو اور اپنا نام قائم رکھو۔ یہ ایسا مشکل اور اہم معاملہ ہے کہ اس کا اثر نہ صرف دنیا میں ہی بہت دور تک جاتا ہے بلکہ آخرت تک پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے متعلق استخارہ کا حکم دیا[۲] اور اگر ضرورت ہو تو لڑکی کو دکھا دینے کا بھی ارشاد فرمایا ہے[۳] مگر مسلمانوں کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ اگر کسی کو بتایا

جائے کہ شریعت کا حکم ہے کہ لڑکی دیکھنا جائز ہے تو اس سے برا مناتے ہیں مگر خود بلا کر تمام محلہ کی عورتیں دکھا دیتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے کہا لڑکے کے لئے لڑکی کو دیکھنا جائز ہے۔ اس نے کہا یہ نکاح تو نہ ہوا چکلہ ہو گیا اس بات کو تو کوئی شریف انسان سننا بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس بات کو کوئی شریف سننا بھی پسند نہیں کرتا اس کے کرنے کی اجازت دینے والے کو کیا سمجھا جائے گا۔ تو شریعت کے احکام کی اس طرح بے قدری کی جاتی ہے۔

چونکہ نکاح کا معاملہ نہایت اہم ہے اس لئے اس کے متعلق شریعت کے احکام کو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ اچھے اور نیک نتائج پیدا کرے اور مشکلات، مصائب اور برے نتائج سے بچائے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ نے اس کے لئے دعائیں کیں اور جو آیات اس موقع کے لئے تجویز کیں ان میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔[۴] اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرو۔

اب جو لوگ خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت سے نکل کر طرح طرح کی رسوم میں پھنس گئے ہیں وہ کس قدر برا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ بیاہ شادیوں میں اس قدر فضول خرچی کرتے ہیں کہ نہ صرف خود بلکہ جن کی شادی کی جاتی ہے وہ تمام عمر کے لئے قرض کے نیچے دب جاتے ہیں اور اکثر لڑکے لڑکی میں نااتفاقی ہوتی ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ اس معاملہ میں خاص طور پر احکام شرعی کی پابندی کرے کہ ان کی شادیاں اعلیٰ اور اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوں اور وہ قباحتیں جن سے دوسرے لوگوں کو تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں ان سے بچیں۔

(الفضل ۱۸۔ نومبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۵)

[۱] فریقین کا تعین نہیں ہو سکا۔
[۲] بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارۃ
[۳] ابن ماجہ کتاب النکاح باب النظر الی المراۃ اذا اراد ان یتزوجھا
[۴] الاحزاب : ۷۲